الاستفتاء

مولانامفتی محمد عبید اللہ خان عفیف صاحب مبعوث دار الافتاء ۔ سعودی عرب

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ۔
ایک شخص نے کہا تھاکہ اگر میری بہن کا رشتہ چچا کے لڑکے کے ساتھ ہوا تو میری بیوی پر طلاق ہے طلاق ہے طلاق ہے ۔ اب اگر بہن کا رشتہ چچا کے لڑکے کے ساتھ ہو جا تا ہے تو کیا طلاق واقع ہو جائے گی ؟ میں نے یہ طلاقیں دس دن کے وقفے کے بعد دوسری دفعہ بھی دے دی ہیں لہٰذا دو مجلسوں کی ان چھ طلاقوں کا شرعا کیا حکم ہے اگر یہ طلاقیں شرعا واقع ہو چکی ہیں تو کیا میں اپنا گھر آباد رکھ سکتا ہوں ۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں فتوی صادر فرمائیں ۔

سائل ـــ طارق مسعود احمد ولد صدیق احمد بمقام ڈاکخانہ بر نالہ ضلع گجرات ۔ معرفت فضل الرحمن مدرسہ تعلیم القرآن بر نالہ ۔ ڈاکخانہ برنالہ ۔ ضلع گجرات ۲۵ ۔ ۱۲ ۔ ۱۹۸۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وصلی اللہ علی محمد وآلہ وسلم

الجواب بعون الوھاب ومن الصدق والصواب بشرط صحت سوال صورت مسئولہ میں طارق مسعود کی ہمشیرہ کا نکاح جب اس کے چچا کے بیٹے سے ہو گا تو اس وقت فوری طور پر طارق مسعود کی بیوی پر طلاق پڑجائے گی ۔ کیونکہ اس نے طلاق کو اپنی ہمشیرہ کے نکاح کے ساتھ مشروط کیا ہے لہٰذا جونہی اس کی ہمشیرہ کا نکاح اس کے چچا کے بیٹے کے ساتھ وقوع پزیر ہوگا فورا طلاق بھی ہو جائے گی چنانچہ فتاوی نذیریہ میں ہے فی مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر میں ہے " **التعلیق ھو ربط حصول مضمون جملہ بحصول مضمون جملہ اخری** " یعنی تعلیق کے معنی ہیں کسی مضمون جملہ کو کسی مضمون جملہ کے ساتھ ربط دینا ۔ " **فلذا وجد الشرط فیہ ای فی الملک بان کان النکاح قائما انحلت الیمین ووقع الطلاق** " کہ جب اس میں شرط پائی گئی یعنی ملک میں اگر نکاح قائم تھا تو قسم حلال ہو گئی اور طلاق واقع ہو گئی ۔ (فتاوی نذیریہ شیخ الکل فی الکل السید نذیر حسین المحدث الدھلوی جلد ۳ صفحہ ۳۰ مذید تفصیل بدایہ المجتھد جلد ۲ صفحہ ۶۱ و ۶۲ وفقہ السنہ جلد ۲ صفحہ ۲۲۲ تا ۲۲۴ میں موجود ہے)

لہٰذا معلوم ہوا کہ معلق طلاق عند وجود الشرط واقع ہو جائے گی اب رہا یہ سوال کہ صورت مسئولہ میں کتنی طلاقیں واقع ہونگی ۔ رجعی ہونگی یا بائنہ تو جواب یہ ہے کہ

چونکہ مسمی طارق مذکور نے دو دفعہ طلاق کو معلق کیا ہے تو اس صورت میں زیادہ سے زیادہ دو رجعی طلاقیں واقع ہونگی کیونکہ مجلس واحد کی اکھٹی تین طلاقیں شرعا ایک رجعی طلاق واقع ہو تی ہے محققین علمائے امت و ماہرین شریعت کا بھی یہی فتوی ہے ۔ چنانچہ حدیث میں ہے

(۱) " عن ابن عباس قال کان الطلاق علی عہد رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم و ابی بکر و سنتین من خلافہ عمر ابن الخطاب طلاق الثلاثہ واحدہ ۔ صحیح مسلم ج ۱ صفحہ ۴۷۷ کتاب الطلاق ومسند امام احمد بن حنبل ج ۴ صفحہ ۳۱۴ " حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد رسالت اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے عہد خلافت میں اور پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کی خلافت کے ابتدائی دو سالوں تک مجلس واحد کی اکھٹی تین طلاقیں شرعا ایک رجعی طلاق شمار ہو تی تھی ۔ اب ایک سچا واقعہ بھی پڑھئے

(۲) " عن ابن عباس عن رکانہ بن عبد یزید انہ طلق امراتہ ثلاثا فی مجلس فحزن علیھا حزنا شدیدا فسالہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کیف طلقتھا ؟ فقال ثلاثا فی مجلس واحد فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما تلک واحدہ فارتجعہا ۔ اخرجہ احمد وابو یعلی وصححہ ۔ نیل الاوطار جلد ۶ صفحہ ۲۶۱ وفتح الباری جلد ۹ صفحہ ۳۱۶ " یعنی حضرت رکانہ صحابی رضی اللہ عنہ اپنی بیوی کو اکھٹی تین طلاقیں دے کر بڑے رنجیدہ ہوئے ۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دریافت کرنے پر عرض کیا کہ حضرت اکھٹی تین طلاقیں دے بیٹھا ہوں تو آپ نے فرمایا کہ یہ تو ایک رجعی طلاق واقع ہوئی ہے تم رجوع کرلو ۔ یہ حدیث بالکل صحیح ہے ۔

(۳) ہزاروں صحابہ کا مذہب ۔ ان احادیث صحیحہ مرفوعہ متصلہ کی وجہ سے حضرت علی حضرت عبد الرحمن بن عوف ۔ حضرت زبیر ۔ حضرت ابو موسی اشعری ۔ اور دیگر ہزاروں صحابہ کرام کا بھی یہی مذہب تھا کہ یکجا تین طلاقیں ایک رجعی طلاق واقع ہو جا تی ہے ۔ " وھذا حال کل صحابی من عہد الصدیق الی ثلاث سنین من خلافہ عمر بن الخطاب وھم یذیدون علی الف قطعا ۔ (التعلیق المغنی جلد ۴ صفحہ ۴۷ ۔)

(۴) امام ابو حنیفہ اور امام ابو محمد بن مقاتل حنفی کا فتوی ومذہب ۔ ایک قول کے

مطابق امام مالک ۔ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی مذہب تھا " وحکاہ محمد بن مقاتل الرازی من اصحاب ابی حنیفہ وھو احد القولین فی مذھب ابی حنیفہ التعلیق المغنی جلد ۴ صفحہ ۴۸)

(۵) متعدد حنفی مفتیان کرام کا بھی اب یہی فتویٰ ہے ۔ چنانچہ مولانا سعید احمد اکبر آبادی حنفی اور علامہ کرم شاہ بھیروی حنفی بریلوی کی بھی یہی راجح رائے ہے ۔ چنانچہ کتاب ایک مجلس کی تین طلاق ۔ کے صفحہ ۲۴۷ پر لکھتے ہیں اس ناچیز (کرم شاہ) کی ناقص رائے تو ان حالات میں علمائے مصر اور علمائے جامع ازھر کے فتویٰ کے مطابق عمل کرنا ارجح (زیادہ صحیح) ہے ۔

(٦) مشائخ قرطبہ ۔ امام محمد بن اسحاق ۔ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ ۔ ابن قیم ۔ شیخ الکل سید نذیر حسین محدث دھلوی ۔ شیخ الاسلام ثناء اللہ امرتسری ۔ اور حنفی جماعت حافظ عبد اللہ محدث روپڑی کا بھی یہی فتویٰ ہے اور یہی صحیح ہے ۔

ان احادیث صحیحہ مرفوعہ متصلہ غیر معللہ ولاشاذ ۔ حضرات صحابہ کرام ' ایک ایک قول کے مطابق ابو حنیفہ امام مالک شیخ الاسلام ابن تیمیہ ۔ شیخ الاسلام ابن قیم ۔ اور مفتیان اہل حدیث کے مطابق صورت مسئولہ میں طارق کی ہمشیرہ کے نکاح پر طارق کی بیوی پر دو رجعی طلاقیں پڑیں گی کیونکہ اس نے وقفہ وقفہ کے بعد یعنی دو مجلسوں میں طلاقیں دی ہیں ۔ جب اس کی ہمشیرہ کا نکاح اس کے چچا کے لڑکے کے ساتھ ہوگا تو اس کی بیوی پر دو طلاقیں پڑ جاویں گی اور وہ فورا دو گواہوں کی موجودگی میں اپنی بیوی سے رجوع کرلے ۔ کیونکہ رجعی طلاق میں عدت کے اندر سابق بحال اور قائم رہتا ہے ۔ حلالہ کی قطعا ضرورت نہ ہے ۔ یہ جواب شرط صحت سوال تحریر کیا گیا ہے ۔ مفتی کسی قانونی سقم کا ہرگز ذمہ دار نہ ہوگا ۔ ھذا ما عندی واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب ۔

اطلاعات واعلانات

1 ۔ وی پی آ رہا ہے اسے وصول کرنا آپ کا اخلاقی فرض فریضہ ہے ۔

2 ۔ مجلہ ترجمان السنہ کا سالانہ زر تعاون مرکزی دفتر 475 شادمان کالونی لاہور کے علاوہ سبحانی اکیڈمی اردو بازار لاہور اور مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور میں بھی جمع کروایا جا سکتا ہے ۔